تبرکات

از حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم مردانی قدس سرہ

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
کی
شرح مُسلِم کی خصوصیات

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی معرکۃ الآراء کتاب فتح الملہم شرح مسلم شریف کی خصوصیات کے بارہ میں حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم مردانی صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ کی ایک مختصر تحریر نذر قارئین ہے۔ جو ایک خط کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ "س"

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد شیخ الاسلام محقق عصر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی طاب ثراہ وجعل اللہ جنت الفردوس مثواہ کے متعلق بہ حیثیت شارح کتاب مسلم شریف کے حضرت العلامہ خاتم المحدثین زبدۃ المحققین مولانا سید انور شاہ الکشمیری ثم دیوبندی جن کے کمال علمی زہد و تقوی کی شان میں خود مصنف علیہ الرحمۃ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

الشیخ العلامۃ التقی النقی الذی لم تری العیون مثلہ ولم یرہو مثل نفسہ ولوکان فی سالف الزمان لکان لہ شان فی طبقۃ اہل العلم عظیم۔ وہو سیدنا ومولانا الانور الکشمیری ثم الدیوبندی، نوراللہ مرقدہ کی فارسی تقریظ کا اقتباس کافی ہے۔ جو انہوں نے اسی شرح کے خصائص و علو شان میں قلم بند کیا ہے وہ فرماتے ہیں:۔

کہ یہ امر مخفی نہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے تبرکات و ماثر متوارثہ میں کوئی تبرک صحیح ترین و بہترین علم حدیث سے نہیں۔ کیونکہ حدیث بغیر کسی تصرف و بے کم وکاست نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انفاس قدسیہ ہیں۔ اور یہ بھی واضح بات ہے کہ کوئی خدمت بعد از خدمت کتاب اللہ تعالیٰ موجب مرضاۃ و خوشنودی حضرت نبوت مانند خدمت حدیث کے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے علامہ حاضر مولانا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی جو کہ زمان حال کے مفسر و محدث و متکلم و فقیہ ہیں۔ اسی خدمت بالخصوص کتاب مسلم شریف کی خدمت شرح کی طرف متوجہ ہو کر اہل علم خصوصاً مشتغلین فن حدیث اور قارئین مسلم شریف پر بڑا احسان کیا۔ احقر کے علم میں کوئی شخص

س کتاب کی خدمت شرح کے لئے بہتر ان سے نہیں سے انہوں نے حقِ خدمت ادا کیا اور کتاب مذکور کے معتدبہ حصہ کی ایسی شرح لکھی کہ اپنی خصوصیات میں احقر کے علم میں اس کی نظیر نہیں کہ سابقین میں بھی ایسی گرامی خدمت اس کتاب پر نہ کی ہوگی شرح مذکور امور ذیل پر مشتمل ہے۔

۱۔ توضیح احادیث مشکلہ جو کہ ذات وصفات الٰہیہ اور افعال ربانیہ یا دوسرے حقائق غامضہ جو انبیاء سے بالاتر ہیں کے باب میں وارد ہوئے ہیں۔

۲۔ ہر مادہ و موضوع میں علماء کرام کے اقوال متفرقہ میں سے عمدہ اور منتخب قول نقل کرنا۔

۳۔ مسائل غامضہ کی تفہیم کے لئے امثلہ ونظائر جو کہ اوفق اور بہتر اس سے نہوں کا ذکر کرنا۔

۴۔ مذاہب ائمہ دین رحمہم اللہ اور ان کے اقوال کتب معتمد علیہا میں سے روایت کرنا۔

۵۔ مسائل مختلف فیہا میں نہایت انصاف واحتیاط کے ساتھ مذہب حنفیہ کی ترجیح وتائید کرنا۔

۶۔ صوفیاء کرام وعرفاء عظام کے نکات واسرار جس باب میں منقول ہوں فتوحات شیخ اکبر حجۃ اللہ البالغہ احیاء العلوم و مواہب لدنیہ وغیرہا کتب تصوف میں سے تحریر کرنا۔

۷۔ مغرب زدہ روشن دماغ جنہوں نے اپنا متاع ایمان اور استعداد بتقلید یورپ ضائع کر دیا ہے کے شبہات دفع کرنا۔

۸۔ فن حدیث کے کتب مختلفہ سے احادیث متعلقہ باب بقدر امکان ایک جگہ میں جمع کرنا۔

۹۔ توفیق احادیث متعارضہ اور دفع تعارض حتی الامکان اپنی طاقت صرف کرنا۔

۱۰۔ اقوال اور روایات کے نقول میں اصول کی طرف مراجعت کرنا۔ وغیرہا جو کہ مناسب اسی خدمت کے ہوں۔ انتہی

راقم الحروف کہتا ہے کہ آخری جملہ میں اشارہ ہے کہ خصوصیات شرح تو بکثرت ہیں لیکن بخوف تطویل چند امور کا مذکورہ اکتفا کیا گیا ہے۔ منجملہ ان کے مصنف کا مبسوط مقدمہ جس میں تقریباً ان تمام اصول فن حدیث پہ کافی بحث کی گئی ہے۔ جو اس فن میں کثرت سے دائر ہیں۔ بعض اصول فقہ کی بہترین تحقیق جو استنباط مسائل واحکام میں بصیرت بخش ہیں۔ مثلاً تحقیق مناط تنقیح مناط تخریج مناط قیاس فقہی۔ منجملہ ان کے تحقیق ایمان شرعی جس پر مدار نجات اخروی ہے۔ تحقیق توحید الوہیت براہین قاطعہ کے ساتھ۔ اثبات ملائکہ اور رسالت بطرز جدید۔ مسئلہ قدر وجبر پر تسلی بخش اور مدلل بحث۔ کسب وخلق میں فرق۔ اثبات معاد جسمانی اور اس کی کیفیات متنوعہ۔ اثبات معراج جسمانی تحقیق امکان رؤیت باری تعالیٰ۔ اور اثبات وقوع رؤیت مؤمنین فی الآخرۃ کبائر وصغائر کی تحقیق اور ان میں فروق کی تفصیل۔ رواۃ کے تراجم میں ان کے مختصر اور اہم احوال کا تذکرہ غیر معروف اسماء کا ضبط۔ بقدر کفایت جرح وتعدیل۔ اسانید میں جہاں کہیں اشکال ہو اس کا دفع کرنا۔ اپنے اساتذہ اور اکابر کے بعض تحقیقات جو زبانی نقل ہوتی چلی آرہی تھیں یا غیر معروف کتاب میں مندرج تھیں یا دوسری زبان عربی کے علاوہ تھیں مناسب ابواب مسائل کو کتاب میں درج کیا گیا ہے تابحد امکان مسائل پر بحث محض بطور جدال کے نہیں کی بلکہ ایسی تحقیق جس کو ذوق سلیم قبول کرتا ہو۔ روایات مختلفہ تطبیق بذریعہ روایات کے کوشش کی گئی ہے اپنے مقدور کے موافق سعی کی گئی ہے کہ احادیث کا مضمون قرآن کریم سے ثابت کیا جائے اور آیات کو احادیث کا ماخذ بتایا جائے =